مفطرات صوم اور
عصر حاضر کے بعض مسائل

مصنف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی
(بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور)

شعبۂ تحقیق واشاعت
Jamia Islamia Maseehul Uloom, Bangalore
K.S. Halli, Post Kannur Village, Bidara Halli Hobli, Baglur Main Road, Bangalore - 562149
H.O # 84, Armstrong Road, Mohalla Baidwadi, Bharthi Nagar, Bangalore - 560 001
Mobile : 9916510036 / 9036701512 / 9036708149

مفطرات صوم

اور عصر حاضر کے بعض مسائل

باسمہ تعالی

مفطرات صوم اور عصر حاضر کے بعض مسائل

سوالنامہ برائے سترہواں سمینار

اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن روزہ ہے، روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک اکل وشرب اور جماع سے رکے رہنے کا نام ہے، اکل وشرب کا لفظ معروف ہے اور عام آدمی بھی اس کے متبادر مراد ومفہوم سے واقف ہے، کھانے اور پینے میں بنیادی طور پر حلق کے راستہ سے قابل خورد ونوش اشیاء انسان کے معدہ تک پہنچتی ہیں، فقہاء نے اس کو سامنے رکھتے ہوئے اجتہاد سے کام لے کر اکل وشرب کے دائرہ کو وسیع فرمایا ہے اور کسی بھی چیز کے فطری منافذ کے ذریعہ جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچنے کو ناقض صوم قرار دیا ہے۔

اس پس منظر میں قدیم فقہاء نے ناک، کان، آنکھ اور آگے اور پیچھے کے راستہ سے جسم میں داخل ہونے والی اشیاء سے روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا ذکر ہے، نیز ان میں سے بعض صورتوں میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے بھی پایا جاتا ہے، فقہاء نے عام طور پر فطری منفذ اور غیر فطری منفذ کے درمیان فرق کیا ہے، اس بات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے کہ داخل ہونے والی شئ کسی جوف میں جا کر قرار پذیر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟ نیز اس پر بھی بحث کی گئی ہے کہ مجوف اعضاء سے کون سے اعضاء مراد ہیں؟ اس موضوع کا تعلق ایک حد تک طب اور علم التشریح سے بھی ہے، مثلاً دماغ کو قدیم اطباء جوف مانتے تھے، غالباً اسی پس منظر میں فقہاء نے جوف دماغ اور جوف بطن کا ذکر کیا ہے، لیکن موجودہ دور میں سائنسداں جوف دماغ کے قائل نہیں ہیں، یعنی وہ دماغ کے اندر کوئی ایسا مجوف حصہ نہیں مانتے جس میں داخل ہو کر کوئی شئ

ٹھہر جائے اور قرار پذیر ہو۔

میڈیکل سائنس کی ترقی اور طریقہ علاج میں بعض اختراعات نے کچھ نئے مسائل پیدا کردیئے ہیں، جن پر قرآن وحدیث کے ارشادات اور سلف صالحین کے مقرر کئے ہوئے اصول واجتہادات کی روشنی میں غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے، اسی طرح کے چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

۱۔ امراض قلب سے متعلق بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں نگلا نہیں جاتا بلکہ زبان کے نیچے دبا کر رکھا جاتا ہے، اگر روزہ کی حالت میں اس طریقہ پر مذکورہ دواء کا استعمال کیا جائے اور اس دواء کو یا لعاب میں مل جانے والے اس کے اجزاء کو نگلنے سے بچایا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا، یہ مفسد صوم ہوگا یا نہیں؟

۲۔ جن لوگوں کو تنفس کا مرض ہوانہیں بعض اوقات انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے، انہیلر کے ذریعہ ہوا اور اسکے ساتھ دوا- جو غالباً سفوف کی شکل میں ہوتی ہے- کا نہایت مختصر جزء پھیپھڑے تک پہنچایا جاتا ہے، گویا یہ جاتا تو حلق کے راستہ ہی سے ہے، لیکن معدہ میں نہیں جاتا بلکہ پھیپھڑے میں جاتا ہے، کیا روزہ کی حالت میں اس کا استعمال درست ہوگا؟

۳۔ بعض دوائیں بھاپ کے ذریعہ اندر لی جاتی ہیں، اس کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے کہ ابلتے ہوئے گرم پانی میں دوا ڈال دی جاتی ہے اور اس سے نکلنے والی بھاپ کو ناک اور منہ کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے، آج کل اس کے لیے بعض مشینی طریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں، کیا اس طرح بھاپ کا لینا درست ہوگا؟

۴۔ موجودہ دور میں جسم کے اندر دواؤں کے پہنچانے کی ایک صورت انجکشن کی اختیار کی گئی ہے، جو جسم کے مختلف حصے میں لگائے جا سکتے ہیں، انجکشن کے

ذریعہ دوا کسی خاص حصہ میں بھی پہنچائی جاتی ہے اور رگوں میں بھی پہنچائی جاتی ہے، تاکہ خون کے ساتھ پورے جسم میں اس کی رسائی ہوجائے، پھر بعض انجکشن محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو جسم کی غذا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، پھر بعض انجکشن محض دوا کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو جسم کی غذا کی ضرورت پوری کرتے ہیں، پس انجکشن کے ذریعہ جسم کے اندر دوا پہنچانا یا جسم کی غذائی ضرورت کو پوری کرنا مفسد صوم ہے یا نہیں یا اس سلسلہ میں کچھ تفصیل بھی ہے؟

۵۔جسم میں نمکیات کی کمی کو پورا کرنے اور غذا سے مطلوبہ قوت فراہم کرنے کے لیے ''گلوکوز'' چڑھایا جاتا ہے، یہ چونکہ ایک حد تک غذا کا متبادل ہے، اس لیے اس سے بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہے اور بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے، روزہ کی حالت میں کیا اس طرح گلوکوز کا استعمال درست ہوگا، جب کہ یہ فطری منفذ سے داخل نہیں کیا جاتا، لیکن اس کی وجہ سے ترک اکل وشرب سے پیدا ہونے والی کیفیت بھی انسان کے اندر متحقق نہیں ہوتی۔

٦۔بعض سیال یا غیر سیال دوائیں پیچھے کے راستہ سے اندر پہنچائی جاتی ہیں، اسی طرح بواسیر کے مرض میں اندرونی مسوں پر مرہم لگایا جاتا ہے، اور امراض معدہ کی تحقیق کے لیے بعض آلات بھی اندر داخل کیے جاتے ہیں، یہ صورتیں روزہ کے لیے مفسد ہوں گی یا نہیں؟

۷۔آگے کی راہ سے بھی بعض اشیاء اندر تک پہنچائی جاتی ہیں، جیسے مرد وعورت کے جسم میں مثانہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے، بعض امراض میں خواتین کی شرمگاہ میں سیال یا جامد دوا رکھی جاتی ہے یا مرض کی تحقیق کے لیے بعض آلات رحم تک پہنچائے جاتے ہیں، یہ صورتیں ناقض صوم ہیں یا نہیں؟

روزے میں دوا کا زبان کے نیچے رکھنا

قلبی امراض میں جو دوائیاں صرف زبان کے نیچے دبانے کی ہوتی ہیں اور حلق کے نیچے اُتاری نہیں جاتیں، ان کا حکم یہ ہے کہ ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اس کی فقہی نظیر مسواک کا روزے کی حالت میں استعمال ہے، جس کو بلا کراہت جائز قرار دیا گیا ہے۔

فقہاء نے لکھا ہے کہ:" ولا بأس للصائم أن يستاك ، سواء كان السواك يابساً أو رطباً ، مبلولاً أو غيرَ مبلول "۔(۱)

نیز اس کی نظیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ فقہاء نے عورت کو ضرورت کے موقعہ پر سالن کے چکھنے کی اجازت دی ہے، جیسے اس کا شوہر بدخلق ہو، بشرطیکہ وہ حلق کے نیچے نہ جائے۔(۲)

بلکہ ان سب سے زیادہ واضح نظیر یہ جزئیہ ہے کہ فقہاء نے عورت کو اپنے بچے کی حفاظت کی خاطر کھانا چبانے کی بلا کراہت گنجائش دی ہے، مراقی الفلاح میں ہے کہ :" وكره مضغه بلاعذر كالمرأة إذا وجدت من يمضغ الطعام لصبيها، أما إذا لم تجد بداً منه فلا بأس بمضغها لصيانة الولد"۔(۳)

اور بحر الرائق اور شامی میں ہے کہ:" والمضغ بعذر بأن لم تجد المرأة من يمضغ لصبيها الطعام من حائض أو نفساء أو غيرهما ممن لا يصوم ولم تجد طبيخا "۔ (۴)

جب اپنے بچے کی خاطر کھانا چبانے کی اجازت ہے تو خود اپنی حفاظت کے لئے ایسی دوا کا استعمال جو حلق میں نہ جائے، صرف زبان کے نیچے دبا لی جائے

(۱) بدائع الصنائع:۲/۲۶۶ (۲) مراقی الفلاح:۲۵٦، البحر الرائق:۲/۴۸۹، درمختار وشامی:۳/۳۹۵
(۳) مراقی الفلاح:۲۵٦ (۴) البحر الرائق:۲/۴۸۹، شامی:۳/۳۹۵

، جائز ہے۔لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ اس کا کوئی حصہ حلق میں داخل نہ ہو، ورنہ روزہ یقیناً فاسد ہو جائے گا۔

روزہ میں ''انہیلر'' کا استعمال

تنفس کی بیماری کے علاج کے لئے ''انہیلر'' کا استعمال درست نہیں ،اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اس سے ایک دوا (بصورت سفوف جیسا کہ سوال میں ہے یا بصورت سیال چیز جیسا کہ بعض کا کہنا ہے) ہوا کے ذریعہ اندر پہنچائی جاتی ،اور یہ اگر چہ ڈاکٹروں کے مطابق پھیپڑوں میں پہنچتی ہے،معدے میں نہیں ،مگر یہ بات یقینی ہے کہ اس کو اسی راستہ سے پہنچایا جاتا ہے جس سے کہ معدے کی طرف بھی راستہ جاتا ہے،اور معدے میں اس کے پہنچنے سے کوئی مانع بھی موجود نہیں ہوتا،اس لئے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس کے کچھ اجزاء کا پھیپڑوں کے بجائے معدے میں چلا جانا عین ممکن ہے،لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے روزے کو فاسد قرار دیا جائے۔وجہ یہ ہے کہ خود فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ: ''إن السبب يقوم مقام المسبب في موضع الاحتياط ''۔(۱)

اور یہاں دوا کا بذریعہ ''انہیلر'' پھیپڑوں میں پہنچانا سبب ہے معدے میں پہنچنے کا ،لہٰذا اس کو بھی مسبب کے درجے میں مان کر روزے کے لئے اس کو مفسد قرار دینا چاہئے۔

اور اسی اصول پر فقہاء کے کلام میں احتیاطاً وجوب کی کئی نظیریں ملتی ہیں،مثلاً

(۱) نوم کا ناقض وضو ہونا اسی سبب سے ہے کہ یہ سبب ہے استرخاء مفاصل کا ،اور وہ سبب ہے خروج ریح کا، جو حدث ہے،لہٰذا اس سبب کو مسبب کے قائم مقام قرار دیکر اس کو ناقض وضو مانا گیا ہے۔(۲)

(۱) بدائع:۱/۱۴۶،۲/۳۳۱ (۲) بدائع:۲/۵۳۵

(۲) دخول بلا انزال میں وجوب غسل کی وجہ بھی یہی ہے کہ عموماً یہ انزال کا سبب ہے، لہٰذا اگر چہ انزال نہ ہو، مگر دخول ہو جائے تو غسل کو واجب قرار دیا گیا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ:" لأنه سبب للإنزال وهو متغيب عن البصر فقد يخفى عليه لقلته ،فيقام مقامه لكمال السببية "۔(۱)

(۳)''ایلاج فی الدبر'' کی صورت میں مفعول پر وجوب غسل کے بارے میں فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ وجوب احتیاطاً ہے۔(۲)

(۴) اسی طرح اس شخص پر روزہ واجب قرار دیا گیا جس نے چاند دیکھا، مگر اس کی شہادت قاضی نے رد کر دی، تو یہ شخص روزہ رکھے گا، اور اس کی وجہ احتیاط بیان کی گئی ہے۔(۳)

الغرض ''انہیلر'' اگر چہ پھیپڑوں کے لئے بنایا گیا ہو اور اس سے اصل نشانہ پھیپڑے بنتے ہوں، مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے معدے کو جانے والے راستے ہی سے پھیپڑوں میں یہ دواء پہنچائی جاتی ہے اور معدے میں اس کے اجزاء کا چلا جانا بہت ممکن ہے، لہٰذا اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

ہاں چونکہ ایسا شخص بغیر ''انہیلر'' کے رہے گا تو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات یہ بات اس کے لئے خطرہ بھی بن جاتی ہے اس لئے ایسے شخص کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی، اور اگر صحت مل جائے تو قضاء ورنہ فدیہ ادا کرنا ہوگا

(۳) روزہ میں بھاپ کے ذریعہ دواء

بھاپ کے ذریعہ دواء کا اندر پہنچانا روزے کو فاسد کر دیتا ہے، خواہ وہ پرانے

(۱) ہدایہ: ۱/۱۹، اللباب فی شرح الکتاب: ۱۰، بدائع: ۱/۱۴۶ (۲) ہدایہ: ۱/۱۹ بدائع: ۱/۱۴۶، شامی: ۱/۲۹۹ (۳) ہدایہ: ۱/۱۱۷، البحر الرائق: ۲/۴۶۴

طریقے کے مطابق ہو یا کسی نئے طریقے کے مطابق کسی مشین کے ذریعہ ہو۔ اور وجہ ظاہر ہے کہ اس سے بھاپ اور بھاپ کے ذریعہ دوائی حلق کے اندر جاتی ہے۔ اور اس کا مفسد صوم ہونا معلوم و مسلم ہے۔

(۴) روزے میں انجکشن

روزے کی حالت میں انجکشن کے سلسلہ میں اولاً دو باتیں قابل غور ہیں: ایک انجکشن کی صورت کے بارے میں کہ اس کا کیا اثر روزے پر پڑتا ہے؟ اور دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ انجکشن کس مقصد کے لئے لگایا جارہا ہے؟ اور مقصد کے مختلف ہونے کے لحاظ سے اس کے شرعی حکم میں کیا فرق پڑتا ہے؟

(۱) جہاں تک پہلے مسئلہ کا تعلق ہے اہل طب نے بھی یہ بات واضح کردی ہے اور مشاہدہ بھی ہے کہ انجکشن میں سے بعض براہ راست گوشت میں اور بعض گوشت و پوست کے درمیان میں اور بعض راست طور پر پیٹ میں اور اکثر رگوں میں لگائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اب غور یہ کرنا ہوگا کہ ان میں سے کونسے انجکشن کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انجکشن خواہ رگوں میں دیا جائے، جیسے عام بیماریوں کے اندر ہوتا ہے، یا گوشت یا پوست میں لگایا جائے، جیسے دیابیطس کے مریضوں کو ''انسولین'' پوست کے اندر لگاتے ہیں یا پیٹ میں لگایا جائے، جیسے کتا کاٹے ہوئے کو پیٹ میں لگاتے ہیں، سب کا حکم ایک ہے کہ ان سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

انجکشن کے بارے میں جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے اپنے فتاوی ''امداد الفتاوی'' میں اسی کو اختیار کیا ہے، اسی طرح حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب نے ''فتاوی دار العلوم دیوبند'' میں اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ''آلات جدیدہ کے

شرعی احکام'' میں اور " كلمة القوم فی انجكشن فی الصوم" میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ فقہاء کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب صورۃً یا معنیً افطار پایا جائے ،صورۃً افطار یہ ہے کہ منہ سے کوئی چیز نگل کر جوف معدہ میں پہنچائی جائے ،اور معنی افطار یہ ہے کہ جوف میں ایسی چیز پہنچائی جائے جس میں بدن کے لئے فائدہ ونفع ہوخواہ وہ غذاء ہو یا دواء ہو، پھر جوف تک پہنچانے کی شرط یہ ہے کہ منفذ اصلی کے ذریعہ پہنچائی جائے ۔ جب یہ باتیں پائی جائیں تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ روزہ باقی رہے گا۔ یہ تفصیل کتب فقہیہ میں موجود ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرات فقہاء کے مطابق روزہ اس وقت فاسد ہوتا ہے جبکہ روزہ کو توڑنے والی چیز جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچے یا پہنچائی جائے اور یہ پہنچنا یا پہنچانا بھی ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ ہو، جب یہ دو باتیں پائی جائیں تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں، یعنی اگر روزے کو توڑنے والی چیز جوف معدہ یا جوف دماغ میں نہیں گئی یا گئی مگر ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ نہیں گئی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اس اصول پر غور کریں کہ انجکشن میں صورتِ افطار تو نہیں پائی جاتی ؛ کیونکہ انجکشن میں منہ سے دواء نہیں پہنچائی جاتی ، بلکہ جیسا کہ معلوم ہے رگوں یا گوشت سے دواء داخل کی جاتی ہے ، ہاں انجکشن میں معنیٔ افطار پائے جاتے ہیں ؛ کیونکہ بدن کے لئے فائدہ مند چیز'' دواء یا غذاء'' جوف میں پہنچائی جاتی ہے ، مگر اس کی جو شرط ہے کہ یہ پہنچانا ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ ہو، یہ بات اس میں متحقق نہیں، اس لئے انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

فقہاء کے کلام میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ معنی افطار پائے جانے کے باوجود منفذ اصلی کے ذریعہ جوف میں نہ پہنچنے کی بنا پر اس کو غیر مفسد مانا گیا ہے۔

(۱) فقہاء نے روزے میں سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے، اگر چہ کہ سرمہ کا اثر حلق میں محسوس ہو، کیونکہ یہ سرمہ حلق میں کسی منفذ اصلی سے نہیں پہنچا، بلکہ مسامات سے پہنچا ہے، اور آنکھ میں اور معدے یا دماغ کے مابین کوئی منفذ نہیں ہے۔

علامہ کاسانی ''بدائع الصنائع'' میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے اس کے جواز کی دلیل اس طرح بیان کرتے ہیں: " ولأنه لا منفذ من العين إلى الجوف ، ولا إلى الدماغ ، وما وجد من طعمه فذاك أثره ، لا عينه ، وأنه لا يفسد كالغبار والدخان " ۔(۱)

اور علامہ شامی سرمہ لگانے کے مسئلہ پر وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" قال في النهر : لأن الموجود في حلقه أثرداخل من المسام الذي هو خلل البدن ، والمفطر أنما هو الداخل من المنافذ ، للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد في باطنه أنه لا يفطر ۔(۲)

ان عبارات سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ محض جوف میں کسی چیز کا پہنچ جانا مفسد صوم نہیں ہے، بلکہ منفذ اصلی سے پہنچنا مفسد صوم ہے، اسی لئے سرمہ اگر چہ آنکھوں میں ڈالنے کے بعد حلق میں محسوس ہو، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(۲) فقہاء نے روزہ کی حالت میں سر میں تیل ڈالنے اور اعضاء بدن پر تیل لگانے کو جائز کہا ہے، حالانکہ اس سے تیل بدن کے اندر پہنچتا ہے، اور اس کی تری اندر محسوس بھی کی جاتی ہے، مگر چونکہ ''منفذ اصلی'' سے نہیں پہنچتا، اور اصل وعین چیز نہیں پہنچتی بلکہ اس کا اثر پہنچتا ہے اس لئے اس کو مفسد صوم نہیں مانا گیا۔ چنانچہ علامہ کاسانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں: " و كذا لو ادهن رأسه وأعضاء ه ، فتشرب فيه أنه لا يضره ؛ لأنه وصل إليه الأثر لا العين " ۔(۳)

---

(۱) بدائع الصنائع:۲/۲۳۷ (۲) شامی:۳/۳۶۷ (۳) بدائع:۲/۲۳۷

اورعلامہ شرنبلالی لکھتے ہیں:" أو ادهن لم يفسد صومه كما لو اغتسل ووجد برد الماء فی كبده أو اكتحل ولو وجد طعمه فی حلقه أو لونه فی بزاقه أو نخامته فی الأصح ، وهو قول الأكثر، ....
آگے چل کرفرماتے ہیں.................. ولو وضع فی عينيه لبناً أو دواءً مع الدهن فوجد طعمه فی حلقه لا يفسد صومه إذ لا عبرة مما يكون من المسام"۔(۱)

(۳)غسل کرنے یا پانی سے بھگویا ہوا کپڑا سر یا بدن پر لپیٹنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، حالانکہ اس عمل سے پانی کی ٹھنڈک وتری داخل بدن محسوس ہوتی ہے، وجہ اس کی بھی یہی ہے کہ اس کا اثر بدن میں جو محسوس کیا جاتا ہے وہ دراصل مسامات کے ذریعہ پہنچتا ہے، کسی منفذ اصلی سے نہیں پہنچتا۔

علامہ شامی کہتے ہیں:" والمفطر أنما هو الداخل من المنافذ ، للاتفاق علی أن من اغتسل فی ماء فوجد فی باطنه أنه لا يفطر ۔(۲)

(۴)فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی کو پیٹ میں یا سر کے اندر زخم ہوجائے اور وہ اس زخم میں اندر دواء پہنچائے تو اس سے اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا، لیکن ان کے علاوہ کسی اور جگہ زخم ہو اور وہاں دوائی لگائی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔علامہ نسفی نے کنز الدقائق میں فرمایا کہ:" داوی جائفة أو آمة بدواء ووصل الدواء الی جوفه أو دماغه أفطر"۔ (۳)

اس کی وجہ یہی ہے کہ پیٹ کا زخم جس کو جائفہ کہتے ہیں اس میں دواء ڈالنے سے وہ جوف معدہ میں پہنچ جاتی ہے اور سر کے اندر دماغ کے زخم میں دواء ڈالی جائے تو وہ جوف دماغ میں پہنچتی ہے اس لئے اس کو مفسد قرار دیا گیا۔

(۱)مراقی الفلاح:۲۳۶(۲)شامی:۳/۳۶۷(۳)کنز الدقائق:۶۹

(۵) مرد کی پیشاب گاہ میں اگر کوئی دوا ٹپکائی جائے، اور وہ مثانہ تک پہنچ جائے تو فقہاء میں اختلاف ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ روزہ فاسد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مثانہ اور جوف بطن میں کوئی منفذ اصلی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں کوئی راستہ و منفذ نہیں ہے، جبکہ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ان میں منفذ ہے۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ یہ بات ہر کس و ناکس محسوس کرتا ہے کہ پیشاب معدے ہی سے چلکر مثانہ میں آتا ہے، امام ابو یوسف نے اس سے یہ سمجھا کہ دونوں کے درمیان منفذ ہے اس لئے پیشاب معدے سے مثانہ میں آتا ہے، مگر ابوحنیفہ نے کہا کہ نہیں، بلکہ پیشاب کا معدے سے مثانہ میں آنا منفذ سے نہیں بلکہ مسامات سے ہوتا ہے، وہ مسامات سے رس کر مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ پیشاب واپس معدے میں نہیں جا سکتا، اگر وہاں منفذ ہوتا تو جس طرح آیا تھا اسی طرح واپس بھی جا سکتا، مگر ایسا نہیں ہے۔

ابن نجیم مصری نے اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

" وهو مبنى على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أم لا ؟ وهو ليس باختلاف فيه على التحقيق ، فقالا : لا، ووصول البول من المعدة الى المثانة بالترشح ، وما يخرج رشحاً لا يعود رشحا ، كالجرة اذا سُدّ رأسها ، وألقى فى الحوض يخرج منها الماء ، ولا يدخل فيها "۔(۱)

اور شامی نے کہا کہ:" والاختلاف مبنى على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أو لا؟ وهو ليس باختلاف على التحقيق . والأظهر أنه لا منفذ له ، وانما يجتمع البول فيها بالترشح ،كذا يقول الأطباء"۔(۲)

(۱) البحر الرائق: ۲/۴۸۸ (۲) شامی: ۳/۳۷۲

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اختلاف دراصل جوف بطن ومثانہ میں منفذ کے ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف پر مبنی ہے، اس سے اتنی بات معلوم ہوگئی کہ اگر امام ابو یوسف کے نزدیک بھی یہ ثابت ہوجاتی کہ ان دو کے درمیان منفذ نہیں ہے تو وہ بھی یہی کہتے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر امام ابوحنیفہ وامام محمد کے نزدیک یہ محقق ہوجاتا کہ دونوں میں منفذ ہے تو وہ بھی یہی فرماتے کہ روزہ فاسد ہو جائے گا۔

الغرض یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مخارق اصلیہ ومنافذ اصلیہ سے جو چیز ڈالی جائے اور وہ جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچ جائے وہی مفسد صوم ہے۔

بلکہ فقہاء کے کلام سے یہ بات بھی صاف ہوجاتی ہے کہ کسی چیز کے مفسد صوم ہونے میں اصل جوف معدہ ہے کہ اگر اس میں کوئی چیز پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا، اور جوف دماغ میں پہنچنے کو اس لئے مفسد صوم مانا گیا ہے کہ جوف معدہ اور جوف دماغ کے مابین بھی منفذ اصلی موجود ہے، لہٰذا جو چیز دماغ میں پہنچے گی وہ اس منفذ کے ذریعہ معدے میں بھی پہنچ جائے گی۔

علامہ ابن نجیم مصری نے لکھا ہے کہ:" وفی التحقیق : أن بین الجوفین منفذاً أصلیاً ، فما وصل الی جوف الرأس یصل الی جوف البطن "۔ (۱)

اور شامی نے اسی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:" قال فی البحر : و التحقیق أن بین الجوفین منفذاً أصلیاً ، فما وصل الی جوف الرأس یصل الی جوف البطن " ۔(۲)

الغرض ان سب سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ محض کسی چیز کے بدن میں پہنچنے یا پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوجاتا بلکہ اس وقت فاسد ہوتا ہے

(۱) البحر الرائق: ۲/۴۸۸ (۲) شامی: ۳/۳۷۶

جبکہ دو باتیں پائی جائیں: ایک یہ کہ وہ چیز جوف بطن میں پہنچے اور دوسرے یہ کہ ''منفذ اصلی'' کے ذریعہ پہنچے۔

اس سلسلہ میں بدائع الصنائع میں علامہ کاسانی کی ایک عبارت بالکل صاف وواضح ہے، وہ فرماتے ہیں:"وما وصل الى الجوف أو الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فى أذنه فوصل الى الجوف أو الدماغ فسد صومه . أما اذا وصل الى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من حيث الصورة وكذا اذا وصل الى الدماغ لأن له منفذاً الى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف .... وأما ما وصل الى الجوف أو الدماغ من غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فان داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل الى الجوف ولا الى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد فى قول ابى حنيفة "۔(۱)

جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ عام طور پر جو انجکشن لگائے جاتے ہیں وہ رگوں میں دئے جاتے ہیں، اور یہ رگیں نہ تو جوف ہیں اور نہ منفذ اصلی، اسی طرح گوشت میں یا گوشت و پوست کے درمیان میں جو انجکشن لگائے جاتے ہیں وہ بھی منفذ اصلیہ میں نہیں ہے، لہذا مسئلہ صاف ہوگیا کہ انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(۲) اس کے بعد آیئے انجکشن کے مقصد کے لحاظ سے انجکشن کا حکم معلوم کرتے ہیں، انجکشن کبھی تو بیماری میں ضرورت کی وجہ سے لیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ دوائی بدن میں پہنچائی جاسکے، اور کبھی محض اس لئے لیا جاتا ہے کہ بدن میں قوت وطاقت پیدا ہو، اوراس کے لئے غذا پہنچائی جائے۔مگر روزہ کے فاسد ہونے

---

(۱) بدائع الصنائع:۲/۲۲۷

یا نہ ہونے کے لحاظ سے اس میں وہی بات ملحوظ رکھنا چاہئے جو اوپر عرض کی گئی کہ انجکشن منفذ اصلی سے نہیں دیا جاتا، اس لئے انجکشن کی کسی بھی صورت میں اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، خواہ مقصد دوائی ضرورت ہو یا غذائی ضرورت؛ کیونکہ روزے کے فاسد ہونے کی علت نہیں پائی گئی جیسا کہ تفصیلاً عرض کیا گیا۔

ہاں انجکشن لگانے کے مقصد کے پیش نظر اس کے جائز ہونے یا مکروہ ہونے میں اختلاف ہوسکتا ہے، کہ بلاضرورت روزہ میں انجکشن لینا مکروہ ہوگا اور ضرورت میں لینا مکروہ نہ ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ دواء تو ضرورت ہے مگر غذا روزے کی حالت میں کوئی ضرورت نہیں، بلکہ روزے کی حقیقت کے خلاف ہے، لہٰذا اول صورت مکروہ نہیں اور دوسری صورت مکروہ ہوگی۔

اور اس کی فقہی نظیر یہ ہے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ روزے کی حالت میں اطمینان حاصل کرنے کی غرض سے غسل کرنے، بھیگے ہوئے کپڑے بدن یا سر پر لپیٹنے، اور سر پر پانی ڈالنے کی امام ابو یوسف نے اجازت دی ہے، مگر امام ابوحنیفہ نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اور مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ روزے میں اس طرح کرنا گویا بے چینی و پریشانی کا اظہار ہے، اور یہ بات کراہت سے خالی نہیں۔

امام شامی نے لکھا ہے کہ:" وإنما كره الإمام الدخول فى الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيها من إظهار الضجر فى إقامة العبادة لا لأنه مفطر۔(۱)

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: ایک تو یہ کہ روزہ میں پانی کا جسم پر یا سر پر ڈالنا، غسل کرنا، جسم پر کپڑا لپیٹنا مفسد و مفطر صوم نہیں، دوسرے یہ کہ امام صاحب نے اس کو مکروہ اس لئے کہا ہے کہ اس عمل سے عبادت سے بے چینی کا اظہار ہوتا ہے۔

(۱) شامی: ۳/ ۳۶۷، بحر الرائق: ۲/ ۴۷۱

میں کہتا ہوں کہ اسی طرح جب کوئی بلا ضرورت ایسا انجکشن لیتا ہے جو غذا فراہم کرتا ہے تو اس سے بھی اگر چہ کہ روزہ نہیں ٹوٹتا ،لیکن روزے سے پریشانی وبے چینی کا مظاہرہ ہوتا ہے،اس لئے یہ مکروہ ہوگا۔اس کے برخلاف دوا کے طور پر انجکشن لینا ایک ضرورت ہے اور اس سے روزہ رکھنے میں سہولت ہوتی ہے اور پریشانی سے حفاظت کا سامان ہوتا ہے،اس لئے دوا کے طور پر لینا بلا کراہت جائز ہے، جیسے پانی سے تر کیا ہوا کپڑا سر یا بدن پر لپیٹنا ضرورت پر جائز ہے،اور اللہ کے رسول ﷺ اور بعض صحابہ سے ثابت ہے۔

شامی لکھتے ہیں کہ اسی پر فتوی ہے ؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں پیاس کی وجہ سے، یا گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالا تھا،اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے،اور ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں کپڑا بھگو کر اپنے اوپر لپیٹ لیتے تھے۔(۱)

اور علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں کہ :" عن أبی حنيفة أنه يكره للصائم المضمضة والاستنشاق لغير الوضوء ولا بأس به للوضوء وكره الاغتسال وصب الماء على الرأس والاستنقاع فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لأنه اظهار الضجر عن العبادة . وقال أبو يوسف : لايكره وهو الأظهر لما روى أن النبی ﷺ صب على رأسه ماء من شدة الحر وهو صائم ولأن فيه إظهار ضعف بنيته وعجز بشريته فإن الإنسان خلق ضعيفا لا إظهار الضجر۔(۲)

خلاصہ یہ ہے کہ انجکشن اگر ضرورت کے لئے ہے تو بلا کراہت جائز ہے ورنہ بے چینی کا اظہار ہونے کی وجہ سے کراہت سے خالی نہیں۔

(۱) شامی:۳/۴۰۰ (۲) البحر الرائق:۲/۴۹۰

روزہ میں گلوکوز چڑھانا

گلوکوز بھی چونکہ عروق کے ذریعہ چڑھایا جاتا ہے، لہٰذا اس کا مسئلہ بھی وہی ہے جو انجکشن کا ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا؛ کیونکہ منافذ اصلیہ سے وہ نہیں پہنچایا جاتا، البتہ یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ ضرورت کی وجہ سے دیا جارہا ہے یا بلاضرورت؟ پہلی صورت میں جائز ہے اور دوسری صورت میں ناجائز و مکروہ؛ کیونکہ اس میں بھی وہی بات ہے جو اوپر عرض کی گئی کہ اس سے روزہ میں بے چینی کا مظاہرہ ہوتا ہے جو کہ عبادت سے بے چینی ہے اور یہ بات مکروہ ہے۔ پھر بلاضرورت لینا روزے کی حقیقت کے منافی ہے؛ کیونکہ روزہ کا مقصد اللہ کے لئے بھوکا پیاسا رہنا ہے اور اللہ کے عشق و محبت کا مظاہرہ ہے، اور بلاضرورت گلوکوز چڑھانے سے بھوک و پیاس ختم ہوکر روزہ کی حقیقت بھی ختم ہوجاتی ہے، اس لئے بلاضرورت یہ جائز نہیں ہوگا۔

مقعد میں دوائی یا آلات کا روزے کی حالت میں داخل کرنا

سیال ہو یا جامد کسی بھی دوا کا مقعد میں داخل کرنا روزہ کو فاسد کردیتا ہے، خواہ بواسیر کے اندرونی مسوں پر مرہم کی صورت میں ہو یا اور کسی وجہ سے ہو؛ کیونکہ سرین ایک منفذ ہے جس سے راست طور پر جوف معدہ کو راستہ ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ جوف میں منفذ اصلی سے کسی بھی چیز کا داخل کرنا روزہ کو فاسد کردیتا ہے۔ اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ: ''حقنہ لگانے سے روزہ فاسد ہوجائے گا''۔(۱)

اور رہا تشخیص و تحقیق کے لئے مقعد میں آلات کا داخل کرنا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس کی نظیر فقہاء کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے مقعد میں

(۱) بدائع: ۲/۲۲۷، شامی: ۳/۳۷۶

لکڑی یا اُنگلی داخل کی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، بشرطیکہ لکڑی کا ایک حصہ باہر ہو، پورا اندر داخل نہ ہو جائے، اور انگلی خشک ہو، تر نہ ہو۔(۱)

علامہ کاسانی فرماتے ہیں کہ:

" وكذا روى عن محمد فى الصائم : اذا أدخل خشبة فى المقعد أنه لا يفسد صومه الا اذا غاب طرفا الخشبة . وهذا يدل على أن استقرار الداخل فى الجوف شرط فساد الصوم ".(۲)

اور عالمگیری میں ہے:" ولو أدخل إصبعه فى إسته أو المرأة فى فرجها لا يفسد وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن ۔(۳)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقعد میں کوئی آلہ داخل کیا جائے اور اس میں کوئی دوا یا پانی وغیرہ لگا نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور اگر اس پر دوا یا پانی لگا ہو تو چونکہ وہ دوا یا پانی اندر رہ جائے گا اس لئے اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

پیشاب کے راستے سے دواء یا کوئی آلہ داخل کرنا

روزے کی حالت میں پیشاب کے راستے سے دواء یا کسی نلکی و آلے کے داخل کرنے کے بارے میں عورت و مرد کا حکم مختلف ہے، جہاں تک عورت کا مسئلہ ہے تو اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے کہ عورت کی فرج کے دو حصے ہیں: ایک داخل اور دوسرا خارج، فرج خارج کا حکم یہ ہے کہ اس میں کسی چیز کا داخل کرنا مفسد صوم نہیں، کیونکہ یہ جوف نہیں اور نہ اس میں داخل کی گئی دواء وغیرہ جوف میں جاتی ہے۔ اسی لئے اس حصہ کو داخل بدن نہیں مانا جاتا بلکہ خارج مانا جاتا ہے۔

(۱) درمختار مع الشامی:۳/۳۶۹ (۲) بدائع:۲/۲۲۷ (۳) عالمگیری:۱/۲۰۴

اورفرج داخل اس کے برخلاف جوف کا ایک حصہ ہے۔علامہ شامی نے لکھا ہے کہ:" قلتُ: الأقرب التخلص بأن الدبر والفرج الداخل من الجوف إذ لا حاجز بينهما و بينه ، فهما فی حكمه "۔(۱)

اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں دواء وغیرہ ٹپکانے سے بالاتفاق اس کا روزہ جاتا رہے گا؛ کیونکہ اس سے جوف میں وہ دواء پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ علامہ کاسانی نے بدائع میں فرمایا ہے کہ:" وأما الاقطارفی قبل المرأة فقد قال مشائخنا : انه يفسد صومها بالاجماع ، لأن لمثانتها منفذاً ، فيصل الى الجوف "۔(۲)

بحرالرائق میں ہے:" لأن الاقطار فی قبل المرأة يفسد الصوم بلاخلاف علی الصحيح "۔(۳)

اس لئے عورت کی فرج داخل میں دواء کا داخل کرنا یا کسی اور چیز خواہ وہ نلکی ہو یا کسی اور آلہ کا داخل کرنا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس کا کوئی حصہ فرج خارج میں نہ رہے۔ہاں اگر اس کا ایک حصہ فرج خارج میں یا باہر موجود ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اس کی نظیر یہ جزئیہ ہے جو درمختار میں لکھا ہے کہ:"ولو أدخلت قطنةً إن غابت فسد و إن بقی طرفها فی فرجها الخارج لا "۔(۴)

اور یہ بات ظاہر ہے کہ دوائیاں جب اندر پہنچانا ہوتا ہے تو اس کو پوری طرح اندر داخل کر دیا جاتا ہے،لہٰذا داخلی فرج میں دواء رکھ دینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا،اسی طرح عورتیں جو لوپ لگا لیتی ہیں اس سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے؛ کیونکہ یہ بھی فرج داخل میں اندر رکھ دیا جاتا ہے۔

(۱) شامی:۳/۳۷۲ (۲) بدائع:۲/۲۲۷ (۳) البحر الرائق:۲/۴۸۸ (۴) درمختار:۳/۳۶۹

لیکن ڈاکٹرلوگ تشخیص وتحقیق کے لئے جوآلات استعمال کرتے ہیں یہ چونکہ فرج میں داخل کر کے نکال لئے جاتے ہیں، وہیں چھوڑنہیں دئے جاتے ،اس لئے ان سے روزہ فاسدنہیں ہوگا ،بشرطیکہ ان آلات پرکوئی دواء یاپانی وغیرہ لگا ہوانہ ہو ؛ کیونکہ اندرداخل کی جانے والی چیز کا جوف ہی میں رہ جانا بھی فسادصوم کی شرط ہے

علامہ کاسانی نے اسی بات کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ :" هذا يدل على أن استقرار الداخل في الجوف شرط فساد الصوم ".(۱)

نیز علامہ شامی نے لکھا ہے :" ويشترط أيضاً استقراره داخل الجوف ، فيفسد اذا غيبها لوجود الفعل مع الاستقرار ، وان لم يغيبها فلا ؛ لعدم الاستقرار "۔(۲)

معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں کے آلات اگر پانی و دواء لگے ہوئے نہ ہوں توان کے عورت کی شرمگاہ میں داخل کرنے سے اس کا روزہ فاسدنہیں ہوتا۔

اورمرد کی پیشاب گاہ میں کسی چیز کا داخل کرنا اگرصرف ''ذکر'' کی حدتک ہو اورمثانہ تک نہ پہنچے تو بالاتفاق اس سے روزہ فاسدنہیں ہوتا۔شامی نے لکھا ہے کہ :" وأفاد أنه لو بقي في قصبة الذكر لا يفسد اتفاقاً ولاشك فيه "(اگر دواء یاپانی پیشاب کی نالی ہی میں رہ جائے تو بالاتفاق روزہ فاسدنہیں ہوتا)۔(۳)

اورعلامہ ابن نجیم المصری نے ''البحرالرائق'' میں خلاصہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ : " وأما ما دام في قصبة الذكر فلايفسد اتفاقاً "۔(۴)

معلوم ہوا کہ اگر پیشاب کی نالی میں دواء یاکوئی آلہ داخل کیا جائے اور وہیں تک محدود ہوتو اس سے روزہ فاسدنہیں ہوگا ،اور اگر وہ مثانہ تک پہنچے تو اس میں اختلاف ہے کہ اس سے روزہ فاسدہوگا یانہیں؟ امام ابوحنیفہ اورامام محمد فرماتے ہیں کہ

(۱) بدائع:۲/۲۲۷ (۲) شامی:۳/۳۶۸ (۳) شامی:۳/۳۷۷ (۴) البحرالرائق:۲/۴۸۸

روزہ فاسد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

بحر الرائق میں ہے کہ :" وان أقطر فی احلیله لا أی لا یفطر، أطلقه فشمل الماء والدهن ، وهذا عندهما خلافا لأبی یوسف" (اگر اپنی پیشاب گاہ کے سوراخ میں قطرہ ڈالا تو روزہ فاسد نہ ہوگا ،قطرہ کو مطلق بیان کیا لہذا پانی و دواء دونوں کے قطرات کو یہ شامل ہے، اور یہ فاسد نہ ہونا امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک ہے برخلاف امام ابو یوسف کے)۔(۱)

اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مثانہ اور جوف بطن میں منفذ اصلی کے پائے جانے کے بارے میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کی رائے یہ ہے کہ ان دونوں میں کوئی راستہ و منفذ نہیں ہے، جبکہ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ان میں منفذ ہے۔

ابن نجیم مصری نے ''البحر الرائق'' میں اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

" وهو مبنی علی أنه هل بین المثانة والجوف منفذ أم لا ؟ وهو لیس باختلاف فیه علی التحقیق ، فقالا : لا، ووصول البول من المعدة الی المثانة بالترشح ، وما یخرج رشحاً لا یعود رشحا ، کاجرة اذا سُدّ رأسها ، وألقی فی الحوض یخرج منها الماء ، ولا یدخل فیها "۔ (۲)

اور شامی نے کہا کہ:" والاختلاف مبنی علی أنه هل بین المثانة والجوف منفذ أو لا؟ وهو لیس باختلاف علی التحقیق . والأظهر أنه لا منفذ له ، وانما یجتمع البول فیها بالترشح ، کذا یقول الأطباء "۔(۳)

(۱)البحر الرائق:۲/۴۸۸ (۲)البحر الرائق:۲/۴۸۸ (۳)شامی:۳/۳۷۲

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اختلاف دراصل جوف بطن ومثانہ میں منفذ کے ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف پر مبنی ہے، اور ترجیح امام ابوحنیفہ کے قول کو دی گئی ہے

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ:" والأظهر أنه لا منفذ له وانما يجتمع البول فيها بالترشح ، كذا يقول الأطباء"۔ (اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ اس کو کوئی منفذ نہیں ہے، اور پیشاب مثانہ میں رس کر جمع ہوتا ہے، ڈاکٹروں نے ایسا ہی کہا ہے)۔(۱)

لہٰذا مرد کے پیشاب کے راستے سے کسی دواء یا آلہ کا داخل کرنا مفسد صوم نہ ہوگا؛ کیونکہ اس سے جوف میں کوئی چیز نہیں پہنچتی، بلکہ وہ جوف سے باہر ہی رہتی ہے۔ واللہ اعلم۔

فقط

حررہ العبد محمد شعیب اللہ خان

---

(۱) شامی: ۳۷۲/۳